حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

بوسنیا کے مسلمان مغربی حکمرانوں کی نظر میں

بوسنیا میں اسلامی افواج کا تعین وقت کا تقاضا اور اہل اسلام کی ذمہ داری ہے

اسلامی کانفرنس تنظیم او آئی سی کے جنیوا میں منعقد ہونے والے اجلاس میں وزرائے خارجہ نے خبردار
یا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بوسنیا کے خلاف عائد اسلحہ کی بین الاقوامی پابندی اٹھانے میں ناکام رہی تو
سلمان یکطرفہ طور پر حکومت بوسنیا کو اسلحہ فراہم کریں گے۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے مطابق وزرائے خارجہ نے امریکہ
روس اور دیگر مغربی ممالک پر تنقید کی کہ یہ ممالک سربوں کی طرف سے امن منصوبہ مسترد کیے جانے کے بعد اب
ے ان کے خلاف سخت اقدامات کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ (جنگ لندن ۸۔ اگست ۹۴ء)

بوسنیا میں سرب درندوں کی بربریت اور مسلمانوں کی مظلومیت ساری دنیا کے لیے بالخصوص اسلامی ممالک
ے لیے سامان عبرت ہے۔ گذشتہ تین سالوں سے بوسنیا کے مسلمان سرب جارحیت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔
فرادی و اجتماعی سطح پر ان کی زندگی ویران کر دی گئی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ بعض بچوں
گرات کی ٹیبل پر بٹھایا جاتا ہے، مسلمانوں پر ظلم وستم میں بھی برابر کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں
ے ہزار بار اپیل کی ہے کہ اگر یورپ ہماری مدد کرنے کیلئے تیار نہیں تو ہمیں اپنے دفاع کا حق تو دیا جائے۔ بوسنیا
مسلمانوں نے یورپ سے نہ افراد کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہتھیار مفت مانگے ہیں۔ صرف یہ کہا ہے کہ اگر یورپ
ی مہذب ہے۔ اور انصاف کا مدعی ہے تو کم از کم ہمیں انصاف دلایا جائے۔ عراق میں جارح کے خلاف
تھیار اٹھائے جا سکتے ہیں یورپی فوج کا قتل ہونا منظور کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ سرب درندوں کے خلاف
ں اپنے حق سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے، پھر یہ بات بھی کوئی راز نہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم وستم کی داستانیں
ی پروپیگنڈہ ہیں۔ حقائق چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ اے انصاف اور تہذیب کا دعویٰ کرنے والی قومو۔ ہمیں
ہو۔ گھر توڑے جا رہے ہیں۔ ڈرا دھمکا کر گھر سے بے گھر کیا جا رہا ہے۔ مردوں کو موت کے گھاٹ اتار کر عورتوں
عزت لوٹ لی جاتی ہے۔

گھر میں رہنے والے مسلمان خاندان کو ساز و سامان سمیت زندہ جلا دیا جاتا ہے۔ ان کی مسجدیں تباہ کی جاتی ہیں

ان کا مال واسباب لوٹا جاتا ہے۔ کئی سو افراد کو ایک لائن میں کھڑے کرنے کے بعد بندوق کی گولیوں سے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک ایک نوجوان کو پکڑ پکڑ کر کیمپوں میں لے جایا جاتا ہے۔ یہاں ان کی ہڈیاں توڑی جاتی ہیں۔ کھال کھینچی جاتی ہے۔ آنکھیں نکالی جاتی ہیں۔ اعضاء کاٹے جاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے سامنے ان کے منہ میں پیشاب کیا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں بندوق یا چھری سے گھونپ کر مار دیا جاتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جو یورپ اور امریکی ذرائع ابلاغ بار بار دکھلاتے ہیں۔ بلکہ سرب درندے نہایت فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ایک سرب لیڈر جو سربیا کے اجتماعی کیمپوں کا نگران بھی ہے۔ اس نے اپنے حالیہ انٹرویو میں نہایت فخر کے ساتھ کہا ہے کہ۔

سربیا کے اجتماعی کیمپوں میں تقریباً تین ہزار مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔

روزنامہ ٹائمز (TIMES) نے سرب گارڈ کے اس انٹرویو کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی اس بات کی تصدیق ان درجنوں افراد نے کی ہے جو بچ گئے ہیں۔ یہ تین ہزار سے زائد مسلمان کوئی ان تین سالوں میں نہیں مارے گئے بلکہ صرف چار مہینے کی مدت کے دوران انہیں موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ رپورٹ کے مطابق یہ کیمپ سراوئیو کے شمال مشرقی قصبے والینیکا میں چار ماہ کے لیے قائم ہوا تھا (جنگ لندن ۳۔ اگست) ان حقائق وشواہد کے باوجود بھی یورپ کے مفکرین اور دانشور مسلسل کہہ رہے ہیں کہ بوسنیا میں امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب تینوں فریق مذاکرات کے ذریعہ اپنے اختلافات دور کریں گے۔ یہ دانشور انہیں گول میز پر بھی لے آئے۔ مسلمانوں نے یہ جاننے کے باوجود کہ ان کے ساتھ مسلسل زیادتی کی گئی ہے اور تا حال ہو رہی ہے۔ امن منصوبے کی حمایت کرتے چلے آئے۔ لیکن سرب درندے اور ان کے حکمران ہر موقع پر امن منصوبے کو مسترد کرتے رہے۔ اور بوسنیا کے مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے رہے۔ اگر کبھی کبھار بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنے دفاع کے لیے ایک آدھ گولی بھی چلا دی تو یہ چلا اٹھے کہ تم ہرگز ایسا نہ کرو۔ اس سے امن منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ گویا سرب درندے جو چاہیں کھلے عام کریں امن منصوبے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب چاہیں جہاں چاہیں مسلمانوں کا قتل عام کریں۔ امن منصوبہ پھر بھی قائم۔ لیکن جوں ہی مسلمان اپنے دفاع کے لیے آواز اٹھائیں یا گولیاں چلائیں۔ یورپ پر قیامت طاری ہو جاتی ہے۔ ہر کوئی پکار اٹھتا ہے کہ ہائے یہ مسلمانوں نے کیا کر دیا۔ ان کی وجہ سے امن منصوبہ خطرہ میں آ سکتا ہے۔

چند ماہ قبل یورپ نے سرب درندوں کو یہ دھمکی دی تھی کہ اپنے تمام ہتھیار اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دیں۔ ورنہ ان پر حملہ کر کے تباہ کر دیا جائے گا۔ دنیا نے دیکھا کہ سرب رہنماؤں نے کس طرح ان دھمکیوں کا جواب دیا۔ مقررہ مقامات سے ہتھیار واپس لانے کے لیے طرح طرح کے حیلے بنائے گئے۔ اسی دوران مسلمانوں

کے شہروں کو نشانہ بنایا جاتا رہا۔ اقوام متحدہ کی نگرانی میں کچھ ہتھیار دینے کے باوجود دوبارہ انہیں چھین لیا گیا۔ نہ اقوام متحدہ کی فوجوں نے ان کا کچھ بگاڑا نہ یورپ کے حکمرانوں اوران کی فوجوں کے ماتھے پر بل آئے۔ اس وقت اقوام متحدہ کی نگرانی میں پہنچنے والی امداد بھی معطل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرب رہنماؤں نے امدادی قافلے پر پابندی عائد کردی ہے۔ اور صاف کہدیا ہے کہ ہم کسی کو یہاں سے گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہتھیار جو ابھی تک اقوام متحدہ کی نگرانی میں تھے وہ بھی دوبارہ چھین لیے گئے۔ اقوام متحدہ کے کمانڈر اور برطانوی فوج کے سربراہ جنرل روس (ROSE) کئی دنوں سے کہہ رہے ہیں کہ سرب لیڈروں کی زیادتیاں اب حد سے بڑھ چکیں ہیں۔ لہٰذا ان پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ان تمام جرنلوں نے "کیا جا سکتا ہے" سے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں کی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یورپ کے حکمران انہیں کبھی آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور نہ جارح کے خلاف وہ طرز عمل اختیار کیا جائے گا جو عراق کے خلاف کیا جا چکا ہے۔

بعض یورپی مفکرین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ (NATO) نیٹو سرب فوجوں کے خلاف میدان عمل میں آچکا ہے اور اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ گزشتہ ۶ ماہ کے دوران سرب فوجوں پر چار بار ہوائی حملہ کیا جا چکا ہے۔

ہمارے نزدیک ان مفکروں کا یہ دعویٰ کہ نیٹو سرب فوجوں کے خلاف میدان میں آچکا ہے۔ درست نہیں رہا جہاں تک سرب فوجوں یا ان کے ہتھیاروں پر حملہ کا تعلق ہے تو یہ بات واضح ہے کہ اس حملہ کا مقصد نہ مسلمانوں کا دفاع ہے نہ سرائیوو کی حفاظت۔ بلکہ اقوام متحدہ کے فرانسیسی فوجوں پر کیے جانے والے حملے کی جوابی کاروائی ہے۔ کیونکہ سرب فوجوں کی گولہ باری سے فرانس کے دو فوجی زخمی ہوتے تھے۔ جس کے جواب میں نیٹو نے سرب فوج کے ٹینک کو تباہ کیا۔ یہیں سے آپ سوچ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ اور نیٹو کے حکمرانوں کے نزدیک بوسنیا کے مسلمانوں کے جان ومال کی حفاظت زیادہ عزیز ہے یا فرانس کے دو فوجیوں کی؟۔ ایک طرف ہزاروں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا جاتا ہے نہ نیٹو کے حکمران حملہ کا حکم دیتے ہیں نہ اقوام متحدہ عملی کاروائی کی اجازت دیتی ہے۔ اور جوں ہی اقوام متحدہ کے دو فوجیوں کو معمولی زخم آتا ہے۔ ان کے طیارے فوراً حرکت میں آجاتے ہیں۔

پھر تماشا یہ ہے کہ نیٹو کے اس جوابی حملہ میں نقصان کس نے اٹھایا؟۔ کیا سرب رہنماؤں اوران کے فوجی درندے اپنی بربریت سے باز آگئے؟۔ نہیں بلکہ وہ کھلے عام اعلان کرتے ہیں کہ اس ہوائی حملے کے جواب میں بوسنیا کے مسلمانوں کو پہنچنے والا غلہ اور دیگر ضروری سامان کی امداد اب نہیں جا سکتی۔ سرحد بند کردی جاتی ہے امدادی قافلے وہیں رک جاتے ہیں۔ ادھر تین لاکھ کے قریب مسلمان پھر سے فاقہ کی نذر کردیئے جاتے ہیں۔ ریلیف کیٹی اور دوسرے امدادی ادارے کہتے بھی ہیں کہ اگر یہ امداد وہاں نہ پہنچ پائی تو بے شمار لوگ مرجائیں

گے ۔لیکن سرب درندے اپنی ہٹ دھرمی پر برابر اڑے رہتے ہیں ۔

کیا اقوام متحدہ اور نیٹو کے حکمرانوں نے سرب رہنماؤں کی اس کھلی غنڈہ گردی کے خلاف کوئی ایکشن لیا ؟ ۔کیا انہیں دھمکی دی گئی کہ اگر آئندہ ان امدادی قافلوں کو روکا گیا تو فوری طور پر اس کا جواب دیا جائے گا ؟ ۔ نہیں ۔ اب آپ ہی سوچ لیجئے کہ نیٹو کے اس ہوائی حملے کے نتیجے میں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا یا نقصان ؟

ہمیں سرب رہنماؤں اور سرب درندوں کی بربریت سے کہیں زیادہ یورپ کے حکمرانوں اور ان کے دانشوروں پر حیرت ہوتی ہے ۔کیونکہ یہ مدعی ہیں انصاف کے ۔پھر صرف حقوقِ مسلم نہیں بلکہ حقوق انسانیت کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے ۔لیکن نہ جارح کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھانے کو تیار ۔ نہ حقوق انسانیت کی پامالی دیکھ ان کی حفاظت کے لیے کوئی مؤثر لائحہ عمل طے کرنے کے لیے تیار ۔ اور نہ ہی انصاف کا دامن تھامنے کو تیار ۔

انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر یورپ واقعی بوسنیا کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام ہے (جیسا کہ ہو رہا ہے) تو پھر بوسنیا کے مسلمانوں کو ان کا حق ضرور ملنا چاہیئے ۔ان پر سے اسلحہ پر عائد پابندی اٹھائی جائے کہ وہ جہاں سے چاہیں جس طرح چاہیں اپنے دفاع کے لیے ضروری سامان حاصل کریں ۔ ایک امریکی سینٹر نے سی این این کو دیئے گئے انٹرویو میں اس بات کا اعادہ کیا کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ سرب درندوں کے ہاتھ تو کھلے چھوڑ دیئے گئے ۔اور بوسنیا کے مسلمانوں کے ہاتھ باندھ دیئے گئے ۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ ملنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے ملک اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کر سکیں ۔بے بس کی موت کے بجائے کم از کم لڑ کر اور اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے مرجائیں ۔" لیکن برطانیہ کے مفکروں کا فلسفہ نرالا ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر مسلمانوں کو اسلحہ کی آزادی مل گئی تو خانہ جنگی میں اضافہ ہو جائے گا ۔برطانیہ کے وزیر دفاع مالکم رفکنڈ نے بی بی سی ریڈیو اور بی بی سی کی عالمی خبروں میں انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ بوسنیائی مسلمانوں کے خلاف اسلحے کی پابندی اٹھانے کی مخالفت کرتا ہے ۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو آزادانہ اسلحہ ملنے کی صورت میں خانہ جنگی طویل ہو جائے گی اور بوسنیا میں موجود اقوام متحدہ کے امن کارکنوں کے لیے غیر جانبدار رہنا ناممکن ہو جائے گا " سوال یہ ہے کہ گذشتہ تین سال سے سرب جارحیت اور مسلمانوں کی مظلومیت تو قابل برداشت ۔(بلکہ دوسرے لفظوں میں سرب جارحیت کی بھرپور تائید و حوصلہ افزائی ہے) اور مسلمانوں کو اسلحہ ملتے ہی خانہ جنگی طویل ہو جائے گی جو ناقابل برداشت ؟ ۔ پھر اقوام متحدہ کے امن کارکنوں کی غیر جانبداری بھی خوب رہی ۔اگر اقوام متحدہ واقعی غیر جانبدار ہوتی تو گذشتہ تین سال سے سرب درندوں کو آگ و خون کی ہولی کھیلنے کی اجازت مل سکتی تھی ؟ ۔ اقوام متحدہ کی جانبداری تو اب اظہر من الشمس ہو چکی ہے

اور صرف بوسنیا ہی کے معاملے میں نہیں۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی حمایت میں کسی قدم کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی ہے۔ اور جب کبھی ان کے خلاف قدم اٹھانا ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ بنفس نفیس میدان عمل میں اتر آتی ہے۔ ظالمانہ اور سفاکانہ طریقہ کار اختیار کر کے اسے "بین الاقوامی برادری" کا فیصلہ بتلایا جاتا ہے۔ اس وقت کسی اسلامی ملک کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ کھل کر اقوام متحدہ کے اجلاس میں اس کی مخالفت کرے اور واضح کرے کہ یہ محض ان مخصوص افراد کے فیصلے ہیں۔ ہم ان تمام سفاکانہ فیصلوں سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان اقوام متحدہ میں موجود اسلامی سفراء کے یہ پیغامات سننے کے لیے منتظر ہیں۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے وزرائے خارجہ کے بے شمار اجلاس ہو چکے ہیں۔ ہر اجلاس میں اسی بات کی رٹ لگائی جاتی ہے۔ اور قرار دادیں پاس کی جاتی ہیں۔ معلوم نہیں وہ کونسا مبارک دن ہوگا جہاں ان قرار دادوں اور اعلانات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اور اعدائے اسلام کی مخالفتوں کے باوجود بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ فراہم کر کے ان کی جان اور ان کے ملک و مال کی حفاظت کا کوئی بندوبست ہوگا۔

آخر میں ہم اسلامی وزرائے خارجہ کی خدمت میں یہ بھی گذارش کرتے چلیں کہ اگر آپ اپنے اعلان میں مخلص ہیں اور واقعی بوسنیا کے مسلمانوں کی خدمت کرنے کا عہد کر چکے ہیں تو آپ زبانی جمع خرچ کے بجائے عملی قدم اٹھائیں۔ پوری دنیا کے مسلمان آپ کی پشت پر ہوں گے اور ہر طرح کی معاونت کرنا اپنا دینی اور اخلاقی فریضہ سمجھیں گے۔

اگر مغرب کے وزراء اور اقوام متحدہ کے امراء اپنی فوجوں کی پریشان حالی کا تذکرہ کریں تو انہیں صاف کہدیا جائے کہ اگر آپ کو اپنی فوج کی ایک جان بوسنیا کے ہزاروں مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ عزیز ہے تو انہیں واپس بلا لیجئے۔ یہاں اسلامی ممالک کی افواج کا تعین کر دیا جائے گا۔ پھر دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے خون سے کن کن کے ہاتھ رنگین ہیں۔ کون یہاں امن کے نام پر مسلم اقلیتوں کا صفایا کرنے پر تلا بیٹھا تھا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۷۵ سے)

کے لیے معصوم انسانوں، بے گناہ ہستیوں اور ہر حیثیت سے باکمال بزرگوں (صحابہؓ) کی ضرورت ہے [۱۳]

آخر پر ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پاک ہستیوں کی خدمت اور ان کی عظمت کو اجاگر کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کتاب کو زیور تحقیق سے آراستہ و پیراستہ کرنے کی ہمت نصیب کرے، آمین۔

وصلی اللہ علی رسولہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

---

[۱۳] دیکھئے خطبات مدراس ص ۲۸ - ۲۹ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی۔